۷ ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:97)

مَدَنی قَلم کی انوکھی حکایت

- کیا مُردوں کو عطر لگانا چاہیے؟ 06
- کمزور جسم کو موٹا کرنے کا وظیفہ 09
- گملوں میں آبِ زم زم شریف ڈالنا کیسا؟ 17
- اگر ٹینک میں بلی گر جائے تو پانی کا کیا حکم ہوگا؟ 18

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال
مُحَمَّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

مَدنی قلم کی انوکھی حِکایت[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۰ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک دِن میں ایک ہزار (1000) بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اس وقت تک نہیں مَرے گا جب تک جنَّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

مَدنی قلم کی انوکھی حِکایت

سُوال: کوئی ایسی حِکایت بیان فرما دیجیے جس میں دَربارِ رِسالت سے ملنے والے تحفے کا ذِکر ہو۔[3]

جواب: مشہور مُفَسِّر مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: مجھے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں دکان پر ایک قیمتی قلم بڑا پسند آیا، میرے دِل میں خواہش پیدا ہوئی کاش! میرے پاس یہ قلم ہوتا، مگر مہنگا ہونے کی وجہ سے میں خرید نہ سکا اور چُپ چاپ لوٹ آیا، لیکن دِل میں بار بار خیال آتا رہا کہ بارگاہِ رِسالت سے اِجازت ملی تو حاضری کی سعادت حاصِل ہوئی، اگر اسی بارگاہ سے وہ قلم بھی عطا ہو جائے تو کرم بالائے کرم ہو گا۔ غالباً اسی دِن یا اگلے دِن ظہر کی نماز مسجدِ نَبَوی شریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں ادا کر کے فارغ ہوئے تو ایک صاحب ملاقات کے لیے آئے اور یہ کہتے ہوئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا کہ میں آپ کے لیے تحفہ لایا ہوں، ہاتھ باہر نکال کر وہ تحفہ میرے سامنے رکھ دیا، اب جو میں نے نظر اُٹھائی تو

---

1 ...... یہ رِسالہ ۷ ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ بمطابق 4 دسمبر 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... الترغیب و الترھیب، کتاب الذکر و الدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ۲/۳۲۸، حدیث: ۲۲۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

سامنے وہی مَدَنی قلم تھا حالانکہ میں نے کسی سے بھی اِس کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ بارگاہِ رسالت میں میری عرض سُن لی گئی ہے جبھی تو مجھے میری خواہش کے مُطابق چیز مل گئی۔ اِس کے بعد مفتی صاحب نے فرمایا: اب میں نے اس ”مَدَنی قلم“ کو صِرف تفسیر لکھنے کے لیے خاص کر لیا ہے۔[1] اِس قلم کو **”مَدَنی قلم“** کہنا میرا اِضافہ ہے۔

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنھ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ ”لَا“ ہے نہ حاجت ”اگر“ کی ہے (حدائقِ بخشش)

”غلام رَسُول“ نام رکھنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی کہے: ”غلام رَسُول“ نام رکھنا جائز نہیں کیونکہ ہم رَسُول کے اُمَّتی ہیں، کیا ایسا کہنا جائز ہے؟

جواب: ”غلام رَسُول“ نام رکھنا جائز ہے۔ آقا اور غلام کا دور بہت پُرانا ہے پہلے کے دور میں غلام بکتے تھے اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دور میں بکتے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد بھی بکتے رہے نیز قرآنِ پاک میں بھی غلاموں کا ذِکر ہے، اس کے علاوہ بھی کئی جگہ غلام اور کنیزوں کا ذِکر ملے گا۔ بہرحال یہ کیسے ممکن ہے کہ عام آدمی کا تو غلام ہو مگر مُصْطَفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا غلام نہ ہو سکتا ہو۔

رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلام کی شان (حکایت)

حضرتِ سَیِّدُنا سفینہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صحابیِ رَسُول ہیں، ایک مَرتبہ اپنے قافلے سے بِچھڑ کر جنگل میں اکیلے رہ گئے اور اپنے ساتھیوں کو تلاش کرنے لگے کہ اچانک ان کے سامنے شیر آ گیا، ان کو شیر سے کیا ڈر لگنا تھا شیر خود نبی کے اس غلام کو دیکھ کر کانپ اُٹھا! حضرتِ سَیِّدُنا سفینہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے شیر کو مخاطب کر کے کہا: ”یَا اَبَا الْحَارِث اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ یعنی اے ابو الحارث! تم جانتے ہو میں کون ہوں؟ میں رَسُوْلُ اللّٰہ کا غلام ہوں۔“ اَبُو الْحَارِث شیر کی کنیت ہے ان کی یہ بات سُن کر شیر دُم ہلاتا ہوا چلا، یہ اس کی طرف سے اِشارہ تھا کہ آپ میرے پیچھے پیچھے چلیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس کے پیچھے ہو لیے تو اس نے آپ کو بِچھڑے ہوئے ساتھیوں سے ملا دیا۔[2]

[1] حالات زندگی، ص ۱۴۷۔ [2] مصنف عبد الرزاق، کتاب العلم، باب ما یعجل لاھل الیقین من الآیات، ۱۰/۲۳۳، حدیث: ۲۰۷۱۱۔

www.dawateislami.net

ان کے جو غُلام ہو گئے   خَلق کے اِمام ہو گئے

کنیت کسے کہتے ہیں؟

سُوال: کنیت کا کیا مَطلب ہے؟

جواب: اصل نام کے علاوہ وہ نام جس سے پہلے اَبُو، اِبن، اُم یا بِنت وغیرہ موجود ہو اس کو ”کنیت“ کہا جاتا ہے[1] جیسے اِبنِ ہِشام، اُمِّ ہانی، بنتِ حوّا۔ کنیت کبھی باپ کی نِسبت سے رکھی جاتی ہے کبھی بیٹے یا بیٹی کی نِسبت سے رکھی جاتی ہے۔

پڑوسیوں کے حقوق

سُوال: جس طرح ہمیں اپنے والدین اور بہن بھائیوں کا خیال رکھنا چاہیے کیا اس طرح پڑوسیوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے؟ کیا پڑوسیوں کے بھی حقوق ہوتے ہیں؟ (UK کے ایک اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: جس طرح ماں باپ کے حقوق ہیں اسی طرح بہن بھائی، اَولاد اور اَولاد کی ماں کے بھی حقوق ہیں، یوں ہی پڑوسیوں کے بھی حقوق ہیں۔ پڑوسیوں کی تین قِسمیں ہیں: (1) پڑوسی بھی ہے اور رِشتہ دار بھی، اس کے ساتھ حقِ پڑوس بھی وابستہ ہے اور حقِ رِشتہ داری بھی تو اس سے صلۂ رحمی بھی کرنی ہو گی اور اگر مسلمان ہے تو حقِ اِسلام کا پاس بھی رکھنا ہو گا۔ (2) صرف پڑوسی ہے اور مسلمان ہے تو اس کے ساتھ دو حق وابستہ ہیں ایک حقِ اِسلام اور دوسرا حقِ پڑوس۔ (3) اگر غیر مُسْلِم ہے تو صرف حقِ پڑوس ہے۔[2]

صحیح بخاری اور مُسلِم میں حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: خُدا کی قسم وہ مؤمن نہیں، خُدا کی قسم وہ مؤمن نہیں، خُدا کی قسم وہ مؤمن نہیں! عرض کی گئی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کون (مومن نہیں)؟ فرمایا: وہ شخص جس کے پڑوسی اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہوں یعنی وہ شخص جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دیتا ہے۔[3] میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار قسم اِرشاد فرمائی اور تاکیداً فرمایا کہ وہ مؤمن

---

1 ...... التعریفات للجرجانی، باب الکاف، ص ۱۳۶۔ 2 ...... مسند الشامیین، عطاء عن الحسن بن ابی الحسن البصری، ۳/ ۳۵۶، حدیث: ۲۴۵۸۔

3 ...... بخاری، کتاب الادب، باب اثم من لا یامن جارہ بوائقہ، ۴/ ۱۰۴، حدیث: ۶۰۱۶۔

www.dawateislami.net

نہیں ہے۔ اِس کا مَطلب ہے جو شخص پڑوسیوں کو تکلیف دے اور وہ اس سے محفوظ نہ ہوں تو یہ شخص کامل اِیمان والا نہیں ہے۔[1] آج کل اپنے پڑوسیوں کو طرح طرح سے تنگ کیا جاتا ہے، کبھی ڈسٹ بن سے کچرے کی تھیلی اُٹھا کر چپکے سے اس کے دَروازے کے آگے رکھ کر بھاگ جاتے ہیں، کبھی اس کے دَروازے کے آگے پانی بہا کر تکلیف دیتے ہیں، اگر چند منزلہ عمارت ہے تو آرام کے وقت میز کُرسیاں گھسیٹ کر آرام میں خَلل ڈالتے ہیں یا بچے زور زور سے شور شرابا کرتے ہوئے کھیلیں گے، چیزیں پھینکیں گے تو دِیگر گھر والے انہیں روکیں گے نہیں اور دوسری منزل والے کی آنکھ کھل جائے گی، کبھی اس بے چارے کا پانی بند کر دیں گے تو کبھی بارش کے پانی کا رُخ اس کی طرف کر دیں گے، کوئی چیز جھاڑیں گے تو دھول اس بے چارے کے گھر میں جانے دیں گے، نہ جانے پڑوسیوں کو کیسی کیسی تکلیفیں دیں گے اور جب وہ بے چارہ فریاد لے کر آئے گا تو اس کی کوئی شُنوائی بھی نہیں ہوگی۔ غور کر لیجیے! پڑوسی کو تکلیف دینے کی کتنی بڑی خرابی اور بدنصیبی ہے۔

صحیح مُسْلِم میں حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ جنَّت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے امن میں نہیں۔[2] یعنی جو پڑوسیوں کو تکلیف دیتا ہے اور اس کے پڑوسی اس سے امن میں نہیں ہوتے وہ جنَّت میں نہیں جائے گا۔

یاد رکھیے! اِس طرح کی اَحادیثِ مُبارَکہ کا مَطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر خاتمہ اِیمان پر ہوا تو سزا پانے کے بعد جنَّت میں جائے گا۔[3] اگر اللہ پاک چاہے تو بے حِساب بخش دے یہ اس کی رَحمت ہے، تاہم یہ وعیدیں معمولی نہیں ہیں۔

---

1 ...... اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: تین بار فرمانا تاکید کے لئے ہے، "لَا یُؤْمِنُ" میں کمالِ اِیمان کی نفی ہے، یعنی مؤمنِ کامل نہیں ہو سکتا، نہیں ہو سکتا، نہیں ہو سکتا۔ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کی وضاحت پہلے ہی نہ فرمادی، بلکہ سائل کے پوچھنے پر بتایا، تاکہ سننے والوں کے دِل میں یہ بات بیٹھ جائے، جو بات اِنتظار اور پوچھ گچھ کے بعد معلوم ہو وہ بہت دِلنشین ہوتی ہے، اگرچہ ہر مسلمان کو اپنی شَر سے بچانا ضروری ہے مگر پڑوسی کو بچانا نہایت ہی ضَروری کہ اس سے ہر وقت کام رہتا ہے، وہ ہمارے اچھے اَخلاق کا زیادہ مستحق ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦/ ٥٥٥)

2 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان تحریم ایذاء الجار، ص ٤٨، حدیث: ١٧١۔

3 ...... حضرتِ سَیِّدُنا امام یحیٰی بن شرفُ الدین نووی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (جن اَحادیث میں اِس طرح کی وعید آئی ہے اس سے مُراد یہ ہے کہ) اگر وہ شخص اِس فعل کو حلال سمجھ کر کرے تو اس صورت میں جنَّت دائمی طور پر اس کے لئے حرام ہو جائے گی اور اگر حرام جاننے کے باوجود یہ فعل کرے تو اِبتدا میں اُسے جنَّت میں داخل ہونے سے روک دیا جائے گا اور وہ اپنے گناہ کی سزا پانے کے بعد جنَّت میں داخل ہوگا۔

(شرح صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من رغب عن ابیہ... الخ، الجزء: ٢، ١/ ٥٢)

www.dawateislami.net

اگر پڑوسی کو ستایا اور اس کی بد دُعا لگ گئی اور اس کی وجہ سے اِیمان بَرباد ہو گیا تو کبھی بھی جنَّت میں داخلہ نہیں ملے گا بلکہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ ہم بُرے خاتمے سے اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں۔ اپنا ذہن بنا لیجیے کہ کبھی بھی پڑوسی کو تکلیف نہیں دینی حتّٰی کہ اگر وہ تکلیف پہنچائے تب بھی صبر ہی کرنا ہے اِسی میں عافیت ہے۔

پڑوسیوں کو تکلیف دینا گوارا نہ کیا (حِکایت)

سُوال: پڑوسیوں کے حقوق کے مُعاملے میں پہلے کے لوگوں کا کیا طرزِ عمل تھا؟ [1]

جواب: ایک شخص کے گھر میں چوہے ہو گئے وہ اس کو تنگ کرتے تھے۔ کسی نے مشورہ دیا آپ بلی پال لو، اس نے کہا: بلی پالنے سے چوہے میرے گھر سے بھاگ کر میرے پڑوسی کے گھر میں چلے جائیں گے! میں یہ نہیں کر سکتا، چوہے میرے گھر میں ہی ٹھیک ہیں۔[2] جہاں اِس قدر اچھی سوچ والے ہیں، وہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی بَلا دوسروں پر ڈالنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں، سامنے والا کل کے بجائے آج مر جائے مگر ہماری جیب بھری رہے اور ہم سکون سے رہیں۔

پڑوسی کا بہت زیادہ حق ہوتا ہے اور پڑوسی صرف وہی نہیں ہوتا جو گھر کے برابر میں رہتا ہے بلکہ ایک ساتھ بیٹھے ہوئے شخص بھی ایک دوسرے کے پڑوسی ہیں، بس میں سفر کرتے وقت جو شخص سیٹ پر برابر میں بیٹھا ہے وہ بھی پڑوسی ہے، اس کے بارے میں بھی قیامت کے دِن سُوال ہو گا کہ پڑوس کا حق ادا کیا یا نہیں؟ ان پڑوسیوں کو بھی آرام پہنچانا ہے، یہ نہیں کہ خود پھیل کر بیٹھ جائیں اور برابر والے کو جگہ ہی نہ ملے، عموماً رش میں ایسا ہوتا ہے خوب پھیل کر بیٹھتے اور ٹانگیں پھیلا لیتے ہیں۔ کاش یہ جَذبہ نصیب ہو جائے کہ ہم خود تکلیف اُٹھا لیں لیکن اپنے بھائی کو آسانی پہنچائیں اگر ایسا کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ دُنیا و آخرت میں آسانیاں نصیب ہوں گی۔

”رَواداری“ کسے کہتے ہیں؟

سُوال: ”رَواداری“ کسے کہتے ہیں؟

---

1. ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. ...... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة والاخوة... الخ، الباب الثالث فی حق المسلم والرحم... الخ، ۲/۲۶۷- احیاء العلوم (مترجم)، ۲/۷۷۱-

www.dawateislami.net

جواب: ”رَواداری“ فارسی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنیٰ ہیں کسی بات کو رعایت سے جائز رکھنا، رَوا رکھنا، منظور کرنا، ماننا یا قبول کرنا۔[1]

کیا مُردوں کو عِطر لگانا چاہیے؟

سُوال: کیا مُردوں کو عِطر لگانا چاہیے؟

جواب: اَعضائے سُجود پر خوشبو لگانی چاہیے یعنی پیشانی پر، ہتھیلیوں پر اور پاؤں کی ان انگلیوں پر جو سجدہ کرتے ہوئے زمین پر رہتی ہیں۔[2] گھٹنے سَتْر میں داخل ہیں ان کو چُھپانے کا حکم ہے دیکھنا جائز نہیں، چاہے زندہ ہو یا مُردہ اور جن چیزوں کو دیکھنا جائز نہیں ہے ان کو چُھونا بھی جائز نہیں ہے۔[3] اس کا حل یہ ہے کہ ہاتھ میں دستانے پہن لے یا کپڑا لپیٹ لے، آج کل مختلف قِسم کے دَستانے آتے ہیں، ربڑ کے بھی ہوتے ہیں اور پلاسٹک کے بھی ہوتے ہیں جو ڈاکٹر حضرات اِستعمال کرتے ہیں ان کو پہن کر خوشبو لگانے میں حرج نہیں۔

کیا روزے میں خوشبو لگا سکتے ہیں؟

سُوال: اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ روزے کی حالت میں خوشبو نہیں لگا سکتے، اِس بارے میں راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: اکثر لوگ تو یہ بات نہیں کہتے، کوئی کوئی کہتا ہے! بہر حال روزے میں خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[4]

کبوتر کے انڈے پھینک دینا کیسا؟

سُوال: کبوتری اگر کھڑکی یا بالکونی میں انڈے دے دے جس کی وجہ سے گھر میں گندگی اور تکلیف ہو تو کیا وہ انڈے پھینک سکتے ہیں؟

---

1. ...... فیروز اللغات، ص٦٥٧۔ فرہنگ آصفیہ، ٢/٣٧٧۔ ہر کَس و نا کَس (یعنی ہر آدمی) سے یکساں بَرتاؤ رکھنے اور نرمی سے پیش آنے کو ”رَواداری“ کہا جاتا ہے۔ رَواداری اسی حد تک بَرتنا چاہیے جہاں تک مذہب پر آنچ نہ آئے۔ (اُردو لغت، ١٠/٨٠٠ بتغیر قلیل)
2. ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ١/١٦١۔ بہارِ شریعت، ١/٨٢١، حصہ:٤۔
3. ...... ھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الوطء والنظر والمس، الجزء:٤، ٢/٣٦٩ ماخوذاً۔ بہارِ شریعت، ٣/٤٤٢، حصہ:١٦ ماخوذاً۔
4. ...... فتاویٰ امجدیہ، ١/٣٩٨۔

www.dawateislami.net

جواب: انڈے پھینکنے کی کیا ضَرورت ہے، کبوتر حلال ہے اور اس کے انڈے بھی حلال ہیں ان کو کھا لیں،[1] اگر خود نہ کھائیں تو کسی اور کو کھلا دیں پھینکیں نہیں۔ ظاہر ہے حلال چیز پھینکیں گے تو اِسراف ہو گا۔ عوام جو یہ سمجھتے ہیں کبوتر حلال نہیں ہے، یہ غَلَط خیال ہے۔[2]

کیا کبوتر بھی "سَیِّد" ہوتا ہے؟

سُوال: عوام کبوتر کو "سَیِّد صاحب" کہتے ہیں کیا یہ دُرُست ہے؟[3]

جواب: عوام تو پھر عوام ہیں، یہ کبوتر کو "سَیِّد صاحب" بولتے ہیں تو ان کو کہا جائے اگر کبوتر "سَیِّد صاحب" ہیں تو آپ اس کی دَست بوسی کیا کریں! یہ عجیب بات ہے بھلا جانور بھی "سَیِّد" ہو سکتا ہے۔ یاد رَکھیے! حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن اور حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے جو نسل چلی ہے وہ سب کے سب اِنسان ہیں، جنات بھی "سَیِّد" نہیں ہوتے تو یہ کبوتر "سَیِّد" کیسے ہو گیا! اس پر ایک حکایت بھی بیان کرتے ہیں کہ جب امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شہید ہو گئے تو کبوتر نے خون پاؤں میں لگا لیا۔ اگر یہ حکایت مان بھی لی جائے تب بھی کبوتر "سَیِّد" نہیں ہو جائے گا۔

رُکوع و سُجود میں تسبیح کتنی بار پڑھی جائے؟

سُوال: نماز کے رُکوع اور سُجود کی تسبیح ایک بار پڑھنی ہوتی ہے یا تین بار؟ بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ ایک بار تسبیح پڑھ کر رُکوع اور سجدے سے اُٹھ جاتے ہیں۔

جواب: رُکوع و سُجود میں ایک بار تسبیح پڑھنا مکروہ ہے اور سنَّت یہ ہے کہ طاق عدد میں پڑھیں یعنی تین، پانچ یا سات لیکن کم از کم تین بار تسبیح پڑھنی چاہیے۔ البتہ امام اتنا طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔[4] ہاں اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو

---

1. ...... حیاۃ الحیوان، باب الحاء، الحمام، ۱/۳۶۹۔
2. ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں سوال ہوا کہ "کبوتر کے کھانے میں کسی قسم کی کراہت ہے؟" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جواباً اِرشاد فرمایا: کچھ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۳۲۱)
3. ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
4. ...... فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۱/۲۵۹۔ ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب قراءۃ البسملۃ...الخ، ۲/۲۴۲۔

www.dawateislami.net

تین بار کے بجائے سات بار پڑھے چاہے تو نو بار پڑھے۔

صَلٰوۃُ التَّسبیح میں سجدہ سہو واجب ہو جائے تو۔۔۔؟

سُوال: اگر صَلٰوۃُ التَّسبیح میں سجدہ سہو واجب ہو جائے تو کیا ان سجدوں میں بھی تسبیح (تیسرا کلمہ) پڑھنا ہو گا؟

(گجرات سے فیضانِ مدینہ کراچی تشریف لائے ہوئے اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ نمبر 684 پر ہے: صَلٰوۃُ التَّسبیح میں اگر سجدۂ سہو واجب ہو اور سجدہ کرے تو ان دونوں سجدوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں۔[1]

نِظامِ عالَم سنبھالنے والی ہستیاں

سُوال: قُطب کے کیا معنٰی ہیں اور ان کا کیا کام ہوتا ہے؟

جواب: "قُطب" اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی ایک قِسم ہے، یہ علاقوں کا اِنتظام سنبھالتے ہیں یعنی شہر اور بستیاں ان کے سپرد ہوتی ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے: اللہ پاک کے نیک بندوں کی وجہ سے دُنیا قائم ہے ورنہ ہم نے تو زمین کو گناہوں سے بھر دیا ہے۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی ہے اَولیائے کِرام دُنیا کا نظام چلا رہے ہوتے ہیں، ان کی مختلف مقامات پر ڈیوٹیاں ہوتی ہیں[2] اور ہمارے غوث پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تمام اَقْطاب کے قُطب ہیں۔

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبہ کا طواف

کعبہ کرتا ہے طوافِ درِ والا تیرا (حدائقِ بخشش)

پریکٹیکل کے لیے مَریض کا علاج کرنے میں اچھی نیت کر سکتے ہیں؟

سُوال: میڈیکل کے طلبا کو پریکٹیکل کے لیے بہت سارے مَریضوں کا علاج بغیر کسی تنخواہ کے کرنا پڑتا ہے، کیا وہ اس میں اچھی نیتیں کر سکتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

1 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی صلاۃ التسبیح، ۲/۵۷۱۔

2 ...... مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۲۳۸، حدیث: ۸۹۶۔ المقاصد الحسنۃ، حرف الھمزۃ، ص ۲۲-۲۴، تحت الحدیث: ۸۔

www.dawateislami.net

جواب: پریکٹیکل کرنے کے لیے بغیر تنخواہ کے علاج کر رہے ہوتے ہیں ان کو تو چاہیے مَریض کو دوا کے پیسے بھی دیں ظاہر ہے اپنے مطلب کے لیے ہی کر رہے ہوتے ہیں، مَریضوں کی خدمت مقصود نہیں ہوتی بلکہ ڈگری مقصود ہوتی ہے کہ بس یہ ہاتھ میں آجائے۔ بہر حال اگر کوئی خوفِ خُدا والا ہے، اچھی اچھی نیتیں کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایسی رِعایتیں بھی کرتا ہے جو عام طور پر نہیں کی جاتیں تو اچھی نیت کا ثواب ملے گا بشرطیکہ وہ نیت کا کوئی موقع محل بھی ہو اور کوئی شرعی خرابی نہ ہو۔ ورنہ ان کاموں میں شرعی خرابیاں بہت ہوتی ہیں۔

کیا معلوماتی سلسلے دیکھ کر عالِم بنا جا سکتا ہے؟

سُوال: کیا معلوماتی سلسلے دیکھنے سے آدمی عالِم بن سکتا ہے؟ (یوٹیوب کے ذَریعے سُوال)

جواب: دیکھنے سے کوئی کچھ نہیں بنتا، کتابیں گدھے پر لاد دو تو وہ ماہرِ نَفسیات نہیں بن جاتا۔ عِلم حاصل کرنے سے عالِم بنا جاتا ہے۔ صرف سِلسِلوں کو دیکھے گا تو سب سَر سے گزر جائے گا کچھ پلّے نہیں پڑے گا، اِس طرح چاہے ہزار (1000) سال تک دیکھتا رہے عالِم نہیں ہو سکتا۔

عالِم وہ شخص ہوتا ہے جو عالِم کی شرائط پر پورا اُترے مثلاً تمام عقائد سے واقف ہو اور اس پر مستقل ہو، ضَروری مَسائل کا عِلم رکھتا ہو، اپنی ضَرورت کے مَسائل کتابوں سے نکالنے کی صَلاحیت ہو۔[1] یہ الگ بات ہے کسی اور سے نکلوالے لیکن صَلاحِیت رکھتا ہو۔ اب چاہے یہ عِلم اُستاد کے ذَریعے حاصِل کرے، کسی سے سُن کر حاصِل کرے، کتابیں پڑھ کر حاصِل کرے، معلوماتی سلسلے دیکھ کر حاصِل کرے یا کسی اور ذَریعے سے حاصِل کرے، جب اس کو عالِم کی تعریف کے مُطابق عِلم حاصِل ہو جائے گا تو یہ عالِم بن جائے گا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: سند کوئی چیز نہیں عِلم ہونا چاہیے۔[2]

کمزور جسم کو موٹا کرنے کا وَظیفہ

سُوال: میں بہت کمزور ہوں مجھے موٹا ہونے کا کوئی وظیفہ بتا دیجیے۔

---

1 ...... احکامِ شریعت، ص ۲۳۱، حصہ:۲۔ 2 ...... فتاوٰی رضویہ، ۲۳/ ۶۸۳۔

www.dawateislami.net

جواب: جمعہ کے دِن عصر کی نماز پڑھنے کے بعد اُسی جگہ بیٹھے بیٹھے یَا اَللّٰہُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ مسلسل پڑھتے رہیں اور اَوّل آخر کوئی بھی دُرُود شریف پڑھ لیں، بیچ میں بھی موقع بموقع دُرُودِ پاک پڑھیں۔ جب سورج ڈوب جائے تو اپنے اس مقصد کے لیے اللہ پاک کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دُعا کریں، اللہ پاک مہربانی فرمائے گا۔

جنَّت کا موسم کیسا ہو گا؟

سُوال: جنَّت کا موسم کیسا ہو گا؟

جواب: جنَّت میں تو بہاریں ہی بہاریں ہیں، وہاں کا موسم بھی سُہانا ہو گا یعنی صبح کے جیسا ٹھنڈا ٹھنڈا موسم ہو گا اور روشنی بھی صبح کی روشنی کی طرح ہو گی۔ جنَّت میں نہ زیادہ ٹھنڈک ہو گی کہ تکلیف کا باعث بنے نہ زیادہ گرمی ہو گی کہ اِیذا کا سبب ہو۔[1] نہ بارشوں کے بہاؤ ہوں گے نہ سیلاب اور زلزلے کی آزمائش، کسی قسم کی بدمزگی، لڑائی، جھگڑا، حسد، غیبت اور ایک دوسرے سے جلنا وغیرہ کوئی چیز نہیں ہو گی بلکہ ہر طرف امن، چین سکون اور راحت ہو گی اللہ پاک نصیب کرے اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس ہمارا مُقدر فرمائے۔

سورۂ کوثر کا شانِ نُزول

سُوال: سورۂ کوثر کا شانِ نُزول کیا ہے؟ (بہاولپور سے سُوال)

جواب: جب سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرزندِ اَرجمند حضرتِ سَیِّدُنا قاسم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وِصالِ باکمال ہوا تو کفار نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَعَاذَ اللہ ”اَبْتَر“ یعنی نسل ختم ہو جانے والا کہا اور یہ بھی کہا کہ ان کے بعد ان کا ذِکر کرنے والا کوئی نہیں ہو گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا۔ اس پر یہ سورۂ مُبارَکہ نازل ہوئی جس میں اللہ پاک نے ان کفار کا مکمل رَدّ کر دیا اور اِرشاد فرمایا: اے حبیب! بے شک تمہارا دُشمن ہی ہر بھلائی سے محروم ہے نہ کہ آپ، آپ کا سِلسِلہ قیامت تک جاری رہے گا، آپ کی اَولاد میں بھی کثرت ہو گی اور آپ کی پیروی کرنے والوں سے دُنیا بھر جائے گی، آپ کا ذِکر منبروں پر بلند ہو گا، قیامت تک پیدا ہونے والے عالِم اور واعظ اللہ پاک کے ذِکر کے ساتھ آپ کا ذِکر کرتے

[1] تفسیر روح البیان، پ۱۶، المریم، تحت الآیۃ: ۶۲، ۵/۳۴۵ ماخوذاً۔ تفسیر نسفی، پ۲۹، الانسان (ای: الدھر)، تحت الآیۃ: ۱۳، ص۱۳۰۷۔

www.dawateislami.net

رہیں گے اور آخرت میں آپ کے لیے وہ کچھ ہے جس کا کوئی وَصف اور خوبی بیان ہی نہیں کی جاسکتی تو جس کی یہ شان ہو وہ "اَبْتَر" کہاں ہوا؟ بے نام ونشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دُشمن ہیں۔[1]

رہے گا یوں ہی اُن کا چرچا رہے گا

پڑے خاک ہو جائیں جَل جانے والے (حدائقِ بخشش)

فوت شُدہ والدین پر اَولاد کے اَعمال پیش کیے جاتے ہیں

سُوال: کیا والدین کو ان کی قبر میں اپنی اَولاد کی زندگی کے بارے میں پتا چل سکتا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: فوت شُدہ والدین پر ہر جمعہ کو ان کی اَولاد کے اچھے بُرے اَعمال پیش ہوتے ہیں، جب اَولاد کی نیکیاں دیکھتے ہیں تو ان کا چہرہ خوشی سے کِھل اُٹھتا ہے، اس پر خوشی کے آثار ہوتے ہیں اور جب بُرائیاں اور گناہ دیکھتے ہیں تو ان کے چہرے پر کَدُورَت کے آثار ہوتے ہیں۔[2] یعنی ان کا چہرہ مُرجھا جاتا ہے۔

غیبت گھر ٹوٹنے کا بڑا سبب ہے

سُوال: بیوی اپنے شوہر یا اس کے گھر والوں کی باتیں اپنے گھر (یعنی میکے) والوں سے کر سکتی ہے یا نہیں؟ نیز اس میں کوئی گناہ تو نہیں ہو گا؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اگر اچھی باتیں کرنی ہیں تو حرج نہیں ہے، اچھی باتیں واقعی اچھی ہوں جھوٹ نہ ہو۔ سُوال میں شاید بُرائیاں بیان کرنا مُراد ہے، ظاہر ہے بُرائی تو کسی طرح بیان کرنے کی اِجازت نہیں ہو گی کہ یہ غیبت ہے اور غیبت گناہ ہے۔ بعض عورتیں اپنے شوہر اور سُسرال کی مَنْفی باتیں بیان کرتی ہیں کہ شوہر ایسے تنگ کرتا ہے، ساس یوں کرتی ہے اور پھر یہ باتیں سُن کر عورت کے میکے والے بھی اس کو وَرغلانا شروع کر دیتے ہیں، اس کے کان بھرتے ہیں اور نتیجۃً گھر ٹوٹ جاتا ہے۔ دیکھا جائے تو یہ سب اِسی غیبت کی وجہ سے ہوا ہوتا ہے، غیبت واقعی بہت ساری خرابیاں پیدا کرتی ہے۔

---

1 ...... تفسیر نسفی، پ ۳۰، الکوثر، تحت الآیۃ: ۳، ص ۱۳۷۸۔ تفسیر صراط الجنان، پ۳۰، الکوثر، تحت الآیۃ:۳، ۱۰/ ۸۴۷۔

2 ...... نوادر الاصول، الاصل التاسع والستون والمائۃ، الجزء: ۱، ص ۶۷۱، حدیث: ۹۲۵۔

www.dawateislami.net

بہتر اور مناسب یہی ہے کہ بیوی اپنے شوہر اور ساس کی باتیں میکے میں نہ کرے، اِسی طرح ساس کو بھی چاہیے کہ اپنے بیٹے کو اس کی بیوی کی کمزوریاں نہ بتائے کہ آج اس نے میرے سامنے جواب دیا، میں نے کام کا بولا تو اس نے سر درد کا بہانہ کر دیا، اگر بہو نے سر درد کا عُذر پیش کیا بھی ہے تو ساس کو چاہیے غور کرلے کہ بہو نے بہانہ ہی کیا ہے یا واقعی اس بے چاری کے سر میں دَرد تھا! اس طرح خواہ مخواہ گناہوں بھری گفتگو ہو جاتی ہے پھر شوہر بگڑ جاتا ہے۔ اگر شوہر کو غصہ نہ آئے تو ساس اس کو چڑھاتی ہے کہ تیری بیوی بہت تنگ کرتی ہے اور تو کچھ نہیں بولتا، پھر اس بے چارے کو ایسا غصہ آتا ہے کہ وہ One ,Two ,Three [1] ہی بول دیتا ہے (یعنی تین طلاقیں دے دیتا ہے) لہٰذا ساس کو بھی چاہیے وہ اپنے بیٹے کو اِس طرح کے اِقدام پر نہ اُکسائے۔ اگر میاں بیوی بھی آپس میں طے کرلیں کہ اگر خدانا خواستہ ہمارے دَرمیان کبھی اَن بَن ہو جائے تو کوئی بھی اپنے اپنے گھر والوں سے کچھ نہیں کہے گا، اگر اس پر خوب اچھی طرح عہد و پیمان کرلیں گے تو میرا خیال ہے کہ گھر نہ صرف چلے گا بلکہ اِنْ شَآءَ اللہ مدینے کی طرف اُڑنے لگ جائے گا۔ اگر دونوں اپنے اپنے گھر والوں کو دُکھڑے سناتے رہیں گے تو ایک دَم دُکھوں کا پہاڑ ان کے دَرمیان آجائے گا اور دونوں الگ الگ ہو جائیں گے۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔

بیوی کا شوہر کو کم پڑھا لکھا ہونے کا طعنہ دینا کیسا؟

سُوال: بیوی اپنے شوہر کو کہے کہ میں زیادہ پڑھی لکھی ہوں اور تم مجھ سے کم پڑھے لکھے ہو، کیا اِس طرح کہہ کر وہ اس کی تذلیل کر سکتی ہے؟

جواب: توبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ یہ کہنے سے شوہر کا دِل دُکھے گا اور عورت اپنا گھر تڑوالے گی۔ اس کے پاس کاغذ کی لکھی ہوئی سند ہوگی لیکن بعض اوقات شوہر کے پاس تجربہ ہوتا ہے اگرچہ وہ پڑھا ہوا نہ ہو۔ بہر حال اس طرح کسی کو بولنا سخت دِل آزاری کا سبب ہو سکتا ہے۔ میں اپنے پاس ملاقات کے لیے تشریف لانے والے اسلامی بھائیوں کو دینے کے لیے رِسالہ

[1] ...... ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دینا شرعاً ناجائز و گناہ ہے۔ البتہ ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ مزید معلومات کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے "طلاق کے آسان مَسائل" کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

رکھتا ہوں، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ کسی کو رِسالہ دینے لگتا ہوں تو دوسرا اسلامی بھائی بولتا ہے کہ ان کو اُردو نہیں آتی، میں نے ایسوں کو سمجھایا ہے کہ اس طرح نہ بولا کریں کیونکہ اس سے سامنے والے کا دِل دُکھ سکتا ہے، ظاہر ہے پاکستان میں رہنے والے کو اُردو نہ آتی ہو تو یہ تعجب کی بات ہے، ہاں اگر وہ خود بول دے کہ مجھے اُردو نہیں آتی تو الگ بات ہے۔ میں نے ایسے لوگ بھی دیکھیں ہیں جو بہترین انگریزی جانتے ہیں، عام پڑھا لکھا شخص ان کو دیکھ کر حیران رہ جائے لیکن وہ اُردو سے ناآشنا ہوتے ہیں۔

قرض دار پہلے قربانی کرے یا قرض ادا کرے؟

سُوال: اگر کسی پر پچاس ہزار کا قرض ہو اور اس کی کمیٹی نکلے تو وہ قرض ادا کرے یا قربانی کرے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اگر قرض ادا کرنے کے بعد وہ صاحبِ اِستِطاعت نہیں رہتا یعنی قربانی واجب ہونے کی حد تک اس کے پاس چیزیں اور مال نہیں رہتا تو اب اس پر قربانی واجب نہیں ہو گی، چاہے[1] قرض ادا کرے یا نہ کرے۔ لیکن اس کو جلد از جلد قرض ادا کر کے بوجھ اُتار دینا چاہیے۔[2]

بھاؤ کم کروانا سنّت ہے

سُوال: دکان پر گاہک آتا ہے ہم اس کو کسی چیز کی رَقم بتاتے ہیں تو وہ کہتا ہے رعایت کریں کہ رعایت کرنا سنّت ہے! کیا

---

1 ...... بہار شریعت، ۳/ ۳۳۳، حصہ: ۱۵۔

2 ...... حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اِسی حالت میں تیسرا دِن آجائے اور میرے پاس ایک دِینار بھی بچا رہے، سِوائے اُس دِینار کے جسے میں اپنا قرض ادا کرنے کے لئے روک لوں۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب تغلیظ عقوبۃ من لایوذی الزکاۃ، ص ۳۸۶، حدیث: ۲۳۰۲) بزرگانِ دِین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا فرمان ہے کہ اگرچہ عجلت شیطانی عمل ہے لیکن چھ اُمور میں عُجلت ضَروری ہے: (۱) نماز کی اَدائیگی میں جب اس کا وقت ہو جائے (۲) میّت کو دَفن کرنے میں جب حاضر ہو (۳) جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کے بیاہ میں جلدی کی جائے (۴) قرض کو بھی جلد ادا کیا جائے جب اَدائیگی کی طاقت حاصِل ہو۔ (۵) جب مہمان تشریف لائے تو اسے کھانا جلد کھلایا جائے (۶) جب گناہِ صغیرہ یا کبیرہ کا اِرتکاب ہو جائے تو توبہ میں عجلت کی جائے۔ (تفسیر رُوح البیان، پ ۱۵، بنیٓ اسرآءیل، تحت الآیۃ: ۱۱، ۵/ ۱۳۷)

www.dawateislami.net

رعایت کرنا واقعی سنَّت ہے یا جرح کرنا سنَّت؟ اور جو گاہک جرح کرے تو دکان دار پر اس کے لیے رعایت کرنا ضروری ہو گا؟

جواب: فتاویٰ رضویہ میں ہے: بھاؤ کم کروانا سنَّت ہے۔[1] سامنے والا بھاؤ کم کرے یا نہ کرے یہ اس کی مَرضی ہے، وہ اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ ہاں! حج کے لیے خریداری کرے تو اس میں بھاؤ کم نہ کروانا بہتر ہے۔[2]

غوث پاک کا پسندیدہ کھانا

سُوال: غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا سب سے پسندیدہ کھانا کون سا تھا؟

جواب: فاقہ ،یعنی کھانا نہ کھانا یا کھانا نہ ملنا۔ اِس کو یوں سمجھیے کہ اگر غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو رات کا کھانا نہیں ملتا تو آپ فاقہ فرمالیا کرتے تھے، ایسا بھی ہوتا کہ آپ 80 دِن تک فاقہ فرمایا کرتے تھے حتّٰی کہ آپ اس وقت تک نہ کھاتے جب تک آپ کا رب آپ سے کھانے کا نہ فرماتا۔ آپ خود اِرشاد فرماتے ہیں: میرا رَب مجھے قسم دے کر فرماتا ہے کہ عبدُ القادر کھالے۔[3] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کو ایک شِعر میں بیان فرمایا ہے:

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے

پیارا اللہ تِرا چاہنے والا تیرا (حدائقِ بخشش)

اب ڈوبتوں کو بچا غوث اعظم

سُوال: ایک شِعر کا مَطلب بتا دیجیے:

نکالا ہے پہلے تو ڈُوبے ہوؤں کو

اور اب ڈُوبتوں کو بچا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

جواب: شاید شِعر میں اُس حکایت کی طرف اِشارہ ہے جس میں ایک بڑھیا روزانہ دَریا کے کنارے آکر اِنتظار کرتی اور چلی جاتی تھی ایک بار وہاں سے غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا گزر ہوا تو آپ نے اُس بڑھیا سے وجہ پوچھی وہ کہنے لگی: میرے بیٹے کی بارات اس دَریا سے واپس آنے والی تھی مگر وہ بارات دَرمیان ہی میں ڈوب گئی۔ اُس کی یہ بات سُن کر میرے

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۷/ ۷۰۴۔ 2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۷/ ۱۲۸۔ 3 ...... الحقائق فی الحدائق، ص ۱۰۹ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

مُرشِد غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دُعا کی اور باراتیوں کی ڈوبی ہوئی کشتی صحیح سَلامت نکال لی جس میں سارے باراتی بشمول دولہا زندہ ہوگئے اور کشتی کنارے آ لگی۔[1] استاذِ زَمَن مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ غالباً اِسی کرامت کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے عرض کر رہے ہیں:

نکالا ہے پہلے تو ڈُوبے ہوؤں کو
اور اب ڈُوبتوں کو بچا غوثِ اعظم
بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوثِ اعظم بچا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

"شَیْئًالِلّٰہ یَا عَبْدَ الْقَادِر" کا مَطلب

سُوال: اِس شِعر کا مَطلب بتا دیجیے:

شَیْئًالِلّٰہ یَا عَبْدَ الْقَادِر سَاکِنَ الْبَغْدَاد یَا شَیْخَ الْجِیْلَانی

جواب: اس کا مَطلب یہ ہے کہ اے بغداد شریف کے رہنے والے بزرگ شیخ عبدُ القادر جِیلانی! اللہ کے لیے مجھے کچھ عطا فرما دیجیے۔

کیا غوثِ اعظم، امامِ اعظم سے پہلے کے بزرگ ہیں؟

سُوال: کیا حضور غوث اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دور سے پہلے کے ہیں؟

جواب: نہیں، حضور غوث پاک سیدنا شیخ عبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بعد میں ہوئے ہیں[2] امامِ اعظم ابو حنیفہ

---

1 ...... اقتباس الانوار، غوث الاعظم سیدنا محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی، ص ۲۰۸ ماخوذاً۔ غوث پاک کے حالات، ص ۶۳۔

2 ...... سرکارِ بغدار حضورِ غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اِسمِ مُبارک "عبدُ القادر" آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کنیت "ابو محمد" اور القابات "محی الدین، محبوبِ سبحانی، غوثُ الثقلین، غوثُ الاعظم" وغیرہ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 470ہجری میں بغداد شریف کے قریب قصبہ جیلان میں پیدا ہوئے اور 561ہجری میں بغداد شریف ہی میں وِصال فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزارِ پُراَنوار عراق کے مشہور شہر بغداد شریف میں ہے۔

(بھجۃ الاسرار ومعدن الانوار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۱۷۱۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ابو صالح سیدی عبد القادر الجیلی، ۱/۱۷۸)

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پہلے کے ہیں۔[1]

”ماہِ فاخر“ کا کیا مَطلب ہے؟

سُوال: ماہِ فاخر اور قطبِ ربّانی کا کیا مَطلب ہے؟

جواب: ماہِ فاخر یعنی ایسا مہینا جس پر فخر اور ناز کیا جائے، بہت اعلیٰ دَرَجے کا مہینا۔ قطبِ رَبّانی یعنی اللہ پاک کی طرف سے مقرر کیے ہوئے قُطب۔ جو بھی وِلایت، قُطبیت، غوثیت اور اَبدالیت ہوتی ہے یہ سب اللہ پاک کی طرف سے ہی عطا ہوتی ہے۔ اگر غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کسی کو قُطب بنایا جیسے چور کو قُطب بنا دیا تھا تو یہ بھی حقیقت میں اللہ پاک کی طرف سے ہی ہے کہ اللہ پاک نے ان کو یہ طاقت دی تو انہوں نے اس کو قُطب بنا دیا۔

پیر صاحب کے وِصال کے بعد بھی بیعت باقی رہتی ہے

سُوال: اگر کسی کے پیر صاحب پَردہ فرما جائیں تو ان کی بیعت ختم ہو جائے گی یا باقی رہے گی؟

(دورۂ حدیث شریف کے طالبِ علم کا سُوال)

جواب: بیعت باقی رہے گی، اور پیر کامل تھا تو اس کا فیض بھی باقی رہے گا۔

مزار شریف پر حاضری کے وقت کہاں کھڑا ہوا جائے؟

سُوال: ہمارے بھائی بغداد شریف جا رہے ہیں، آپ یہ بتائیے کہ مزار شریف سے کتنا دور کھڑے ہونا چاہیے؟

جواب: مَاشَآءَ اللہ عزمِ بغداد مُبارک ہو۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مزاراتِ اَولیا پر حاضری کا اَدب یہ لکھا ہے کہ مزار شریف سے چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا ہو یعنی تقریباً دو گز یا دو میٹر دور۔[2] اسی طرح سنہری جالیوں سے بھی دو گز دور رہے۔

---

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نامِ نامی ”نُعمان“، والِدِ گرامی کا نام ثابت اور کُنْیَت ”ابو حنیفہ“ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 70 ہجری میں عراق کے مشہور شہر ”کُوفے“ میں پیدا ہوئے اور 80 سال کی عمر میں 2 شَعْبانُ الْمُعَظَّم 150 ہجری میں وفات پائی۔ (نزھۃ القاری، ١/ ١٦٩، ٢١٩) اور آج بھی بغداد شریف میں آپ کا مزارِ فائض الانوار مَرجَعِ خَلائِق ہے۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ٩/ ٥٢٢۔

www.dawateislami.net

گملوں میں آبِ زَم زَم شریف ڈالنا کیسا؟

سُوال: کیا آبِ زَم زَم پودوں کو لگا سکتے ہیں؟

جواب: اگر ان پودوں کی مٹی پاک ہے اور بَرَکت کے لیے ڈالتے ہیں تو ڈال دیں، بعض اوقات پاک پانی یا دَم کیا ہوا پانی پھینکنا ہو تو کہتے ہیں اس کو گملے میں ڈال دو، اس کے لیے بھی یہ ہی مسئلہ ہے کہ اگر اس میں پاک مٹی ہے تو پانی ڈال سکتے ہیں۔ کراچی میں ایک قِسم کی مٹی آتی ہے جس میں پاک کھاد ملا کر آرٹیفیشل کھاد تیار کی جاتی ہے اگر ایسا ہے تو پاک کھاد میں یہ پانی ڈال سکتے ہیں۔[1]

عام طور پر پودوں میں جو کھاد ڈالی جاتی ہے وہ کھاد پاک نہیں ہوتی۔ کراچی میں جو کھاد گملوں کے لیے دی جاتی ہے وہ جس جگہ سے آتی ہے اسے ”گٹر باغیچہ“ کہتے ہیں جہاں شہر کے گٹروں کا کچرا اور کیچڑ جمع ہوتی ہے، جب یہ مزید سڑ جاتی ہے تو اس کی گاڑیاں بھر بھر کر کھاد کے نام پر بیچ دی جاتی ہیں۔ گھروں میں رکھے ہوئے گملوں میں بھی اِسی ”گٹر باغیچے“ کی کھاد ہوتی ہے۔

ڈیوٹی کیے بغیر تنخواہ لینا کیسا؟

سُوال: ایک شخص گورنمنٹ ملازم ہے مگر ڈیوٹی پر نہیں جاتا اور ہر مہینے پہلی کو تنخواہ لے لیتا ہے، کیا اس کا یہ طریقہ دُرُست ہے؟ اور وہ خیر خیرات بھی کرتا رہتا ہے کیا اس کا خیرات کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر وہ ڈیوٹی نہیں دیتا اور دھوکے سے تنخواہ بٹور لیتا ہے تو یہ پوری کی پوری تنخواہ حرام ہے۔[2] اس کے ذَریعے زکاۃ خیرات بھی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ اس کے پیسے ہیں ہی نہیں نہ یہ ان کا مالک ہے اگرچہ ان پر قبضہ اِسی کا ہو، اس پر فرض ہے کہ جہاں سے یہ رقم بٹوری ہے وہاں واپس کرے اور ساتھ ساتھ توبہ بھی کرے۔[3]

کیا بچے اپنی جیب خرچی سے نیاز دِلوا سکتے ہیں؟

سُوال: کیا سات سال کے بچے اپنی جیب خرچی سے نیاز دِلوا سکتے ہیں؟

---

1. حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الطھارۃ، ص ۲۲ مفھوماً۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۴۰۷ ماخوذاً۔ حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول، ص ۲۰-۲۱ ملخصاً۔
3. فتاویٰ رضویہ، ۱۹/ ۶۵۶ تا ۶۶۱ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

جواب: نابالغ بچے اپنی ذاتی رقم سے نیاز نہیں کر سکتے۔ ہاں! یہ کر سکتے ہیں کہ نیاز دے کر خود کھالیں کسی اور کو نہ کھلائیں۔

ناول پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا ناول پڑھنا جائز ہے؟ (یوٹیوب کے ذَریعے سُوال)

جواب: جیسا ناول ویسا حکم، عام طور پر ناول عِشق و فِسق کے قصوں سے بھرپور ہوتے ہیں اور بہت مُبالغہ آرائی ہوتی ہے، بعض تاریخی ناول بھی ہوتے ہیں۔ بہر حال اگر شریعت کے مُطابق کوئی ناول مل جاتا ہے اور عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام اس کی تَصدیق فرماتے ہیں تو بھلے پڑھیں۔

اگر ٹینک میں بلی گر جائے تو پانی کا کیا حکم ہو گا؟

سُوال: اگر پانی کے ٹینک میں بِلی گر جائے تو اس کے پانی کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: زندہ گری اور نکل کر بھاگ گئی تو پانی کو ناپاک نہیں کہیں گے کیونکہ اس کے جسم پر نجاست کا لگا ہونا یقینی نہیں ہے۔[1]

عمامے شریف کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار

سُوال: عمامے کی مقدار زیادہ سے زیادہ کتنی ہونی چاہیے اور کم سے کم کتنی ہونی چاہیے؟

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک سُوال کے جواب میں فرماتے ہیں: عمامے میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو اور چھ گز سے زیادہ نہ ہو۔[2]

---

(1) ...... فتاویٰ امجدیہ، ۱/۲۶ ماخوذاً۔ (کوئیں میں) مرغا، مرغی، بلّی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی دَموی جانور (جس میں بہتا ہوا خون ہو) اس میں مر کر پُھول جائے یا پھٹ جائے کل (یعنی پورا) پانی نکالا جائے۔ اگر یہ سب باہر مرے پھر کوئیں میں گر گئے جب بھی یہی حکم ہے۔ مرغی، بلّی (اس میں) گر کر مرے تو چالیس ۴۰ سے ساٹھ ۶۰ (ڈول) تک (پانی نکالیں گے جبکہ پھولی پھٹی نہ ہوں) دو ۲ بلّیاں مر جائیں تو سب نکالا جائے۔ نیز سوئر کے سوا اگر اور کوئی جانور کوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جسم میں نَجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو، اور پانی میں اس کا مونھ نہ پڑا تو پانی پاک ہے، اس کا استعمال جائز، مگر احتیاطاً بیس ۲۰ ڈول نکالنا بہتر ہے اور اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہونا یقینی معلوم ہو تو کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا مونھ پانی میں پڑا تو اس کے لُعاب اور جھوٹے کا جو حکم ہے وہی حکم اس پانی کا ہے۔ اگر جھوٹا ناپاک ہے یا مشکوک تو کل پانی نکالا جائے اور اگر مکروہ ہے تو چوہے وغیرہ میں بیس ۲۰ ڈول، مرغی چھوٹی ہوئی میں چالیس ۴۰ اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس میں بھی بیس ۲۰ ڈول نکالنا بہتر ہے، مثلاً بکری گری اور زندہ نکل آئی، بیس ۲۰ ڈول نکال ڈالیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۳۳۶-۳۳۷ ملتقطاً)

(2) ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۶۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	سورۂ کوثر کا شانِ نُزول	10
مَدَنی قلم کی انوکھی حکایت	1	فوت شُدہ والدین پر اَولاد کے اَعمال پیش کیے جاتے ہیں	11
"غلام رَسُول" نام رکھنا کیسا؟	2	غیبت گھر ٹوٹنے کا بڑا سبب ہے	11
رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلام کی شان (حِکایت)	2	بیوی کا شوہر کو کم پڑھا لکھا ہونے کا طعنہ دینا کیسا؟	12
کنیت کسے کہتے ہیں؟	3	قرض دار پہلے قربانی کرے یا قرض ادا کرے؟	13
پڑوسیوں کے حقوق	3	بھاؤ کم کروانا سنَّت ہے	13
پڑوسیوں کو تکلیف دینا گوارا نہ کیا (حِکایت)	5	غوث پاک کا پسندیدہ کھانا	14
"رواداری" کسے کہتے ہیں؟	5	اب ڈوبتوں کو بچا غوث اعظم	14
کیا مُردوں کو عطر لگانا چاہیے؟	6	"شَیْئًا لِلّٰہِ یَا عَبْدَ الْقَادِر" کا مطلب	15
کیا روزے میں خوشبو لگا سکتے ہیں؟	6	کیا غوثِ اعظم، امامِ اعظم سے پہلے کے بزرگ ہیں؟	15
کبوتر کے انڈے پھینک دینا کیسا؟	6	"ماہِ فاخر" کا کیا مطلب ہے؟	16
کیا کبوتر بھی "سَیِّد" ہوتا ہے!	7	پیر صاحب کے وِصال کے بعد بھی بیعت باقی رہتی ہے	16
رکوع و سجود میں تسبیح کتنی بار پڑھی جائے؟	7	مزار شریف پر حاضری کے وقت کہاں کھڑا ہوا جائے؟	16
صلوٰۃُ التسبیح میں سجدہ سہو واجب ہو جائے تو۔۔۔؟	8	گملوں میں آبِ زَم زَم شریف ڈالنا کیسا؟	17
نِظامِ عالَم سنبھالنے والی ہستیاں	8	ڈیوٹی کیے بغیر تنخواہ لینا کیسا؟	17
پریکٹیکل کے لیے مَریض کا علاج کرنے میں اچھی نیت کر سکتے ہیں؟	8	کیا بچے اپنی جیب خرچی سے نیاز دِلوا سکتے ہیں؟	17
کیا معلوماتی سلسلے دیکھ کر عالِم بنا جا سکتا ہے؟	9	ناول پڑھنا کیسا؟	18
کمزور جسم کو موٹا کرنے کا وظیفہ	9	اگر ٹینک میں بلی گر جائے تو پانی کا کیا حکم ہو گا؟	18
جنَّت کا موسم کیسا ہو گا؟	10	عمامے شریف کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار	18

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
تفسیر نسفی	امام عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
مصنف عبد الرزاق	امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسند الشامیین	حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
نوادر الاصول	ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی، متوفی ۳۲۰ھ	مکتبۃ امام بخاری، قاہرۃ ۱۴۲۹ھ
المقاصد الحسنۃ	علامہ شیخ محمد عبد الرحمن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الترغیب والترہیب	زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
شرح النووی علی المسلم	امام محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۱ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
نزہۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک سٹال لاہور
ہدایۃ	شیخ الاسلام برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر المرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
فتح القدیر	کمال الدین محمد بن عبد الواحد المعروف بابن ہمام، متوفی ۶۸۱ھ	کوئٹہ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
طحطاوی علی المراقی	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحطاوی، متوفی ۱۲۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
بہجۃ الاسرار	ابو الحسن نور علی بن یوسف، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
حیاۃ الحیوان الکبریٰ	کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری، متوفی ۸۰۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
فتاویٰ ہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
احکام شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
اقتباس الانوار	حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی	الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور
الحقائق فی الحدائق	مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی، متوفی ۱۴۳۱ھ	مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور
غوث پاک کے حالات	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ کراچی
حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول	شیخ طریقت امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی
حالات زندگی حکیم الامت مفتی احمد یار خان	شیخ بلال احمد صدیقی	نعیمی کتب خانہ گجرات
التعریفات	العلامۃ ابو السید الشریف علی بن محمد بن علی الجرجانی الحنفی، متوفی ۸۱۶ھ	کراچی
فیروز اللغات	الحاج فیروز الدین	فیروز سنز لاہور، ۲۰۱۲
فرہنگ آصفیہ	مولوی سید احمد دہلوی	لاہور

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ''غورِ فکر'' کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے **''مدنی انعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **''مدنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net